بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر (۱۵)

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰	۵ ماہ احسان سنہ ۱۳۲۱ ہش	۲۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۱ھ	۵ ماہ جون سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۔ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پھوڑے کی تکلیف اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز عصر جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی صدارت میں محلہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان کا دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جناب ناظر صاحب نے مضافات قادیان میں تبلیغ کے متعلق ان سے فرداً فرداً مشورہ لیا۔

جناب شیخ یوسف علی صاحب بی اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خطبۂ جمعہ

جماعت کے غربا کی امداد کے لئے غلّہ کی تحریک

اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے پھلوں اور اس کے سایہ کو دائمی بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۹۔ مئی سنہ ۱۹۴۲ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ (الرعد ع)

اور فرمایا:۔

پہلے تو میں ایک دفعہ جماعت کے دوستوں کو قادیان کے غرباء کے لئے خصوصاً اور بیرونی جماعتوں میں بسنے والے غرباء کے لئے عموماً

پھر غلہ کی تحریک

کرتا ہوں۔ اور یہ امر بھی میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جو تحریک میں نے کی ہے۔ اس کے جواب میں جو دوست حصہ لیں۔ وہ اس امداد کے متعلق صدقہ کی نیت نہ رکھیں۔ بلکہ

اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی امداد

کی نیت رکھیں۔ اس اعلان کے کرنے میں میری دو غرضیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن کریم نے خرچ کرنے کی مختلف اقسام بیان فرمائی ہیں ان اقسام میں سے ایک قسم خرچ کی اپنے دوستوں اپنے رشتہ داروں اور اپنے بھائیوں کی امداد ہے مثلاً والدین کی امداد ہے بیوی کی امداد ہے۔ یا بیوی کی طرف سے خاوند کی امداد ہے۔ یا بھائی کی امداد ہے۔ یا بچوں کی امداد ہے۔ اور یہ اخراجات بھی اسلامی اخراجات کی اقسام میں سے نہایت ضروری اور نہایت اہم ہیں۔ مگر یہ اخراجات ان معنوں میں صدقہ نہیں کہلاتے۔ جن معنوں میں غرباء کو روپیہ دینا صدقہ کہلاتا ہے۔ عربی زبان میں

صدقہ کا مفہوم

بہت وسیع ہے۔ اور اس میں صرف اتنی بات داخل ہے۔ کہ اپنے اس خرچ کے ذریعہ سے اس تعلق کا ثبوت دیا جائے۔ جو انسان کو اپنے پیدا کرنے والے سے ہے۔ صدقہ کے معنے خدا تعالیٰ سے اپنے سچے تعلق کا اظہار ہے۔ اور چونکہ ماں باپ کی خدمت بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس لئے وہ بھی صدقہ کہلا سکتا ہے۔ مگر عربی میں جو صدقہ کا مفہوم ہے۔ اس کے لحاظ سے ان معنوں کے لحاظ سے نہیں۔ کہ یہ ایسا خرچ ہے جو ردّ بلا کے لئے انسان کرتا ہے۔ اسی طرح بیوی کے ساتھ سلوک بھی [illegible] کے مفہوم کے لحاظ سے صدقہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص

اپنی بیوی کے مُونہہ میں لقمہ

ڈالتا ہے۔ تو وہ بھی صدقہ ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ انسان یہ سلوک ردّ بلا کے خیال سے اور آئندہ کی امید کے لئے کرتا ہے۔ بلکہ ان معنوں کے لحاظ کہ وہ بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔ اس سے اس کی بیوی کا دل خوش ہوتا ہے۔ اور وہ خیال کرتی ہے کہ میرے خاوند کو میرے کھانے کا فکر ہے اور یہ فعل تعلقات کو بڑھانے والا۔ اور خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔

یہ صدقہ ہے

مگر ہماری زبان میں صدقہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو خرچ ردّ بلا کے لئے اور آئندہ کی امید میں غرباء پر کیا جائے۔ مثلاً اس امید میں۔ کہ ہمارا فلاں رشتہ دار بیمار ہے وہ اچھا ہو جائے۔ یا کوئی مقدمہ ہے تو ہمارے حق میں ہو جائے۔ یا قرض اتر جائے۔ یا عزت پر کوئی حرف آتا ہے۔ اس سے محفوظ رہیں صدقہ کا عربی میں یہ مفہوم بھی ہے۔ اور اسی مفہوم کے لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الید العلیا خیر من الید السفلیٰ۔ کہ صدقہ دینے والا اسے قبول کرنے والے سے اچھا ہے اور مال کی اس تقسیم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

عذابوں سے بچنے کا ذریعہ

قرار دیا ہے۔ اور یہ گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ سودے کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یا اللہ میں یہ خرچ کرتا ہوں۔ اور تو اس کے عوض فلاں چیز مجھے دیدے۔ دوسرے اخراجات اپنے اندر یہ رنگ نہیں رکھتے کسی شخص کا کوئی رشتہ دار یا دوست باہر سے آتا ہے۔ تو وہ اس کی دعوت کرتا ہے۔ وہ ردّ بلا کے خیال سے اور آئندہ کی امید کے لئے صدقہ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ

خدا تعالیٰ کا شکریہ

سابق احسان پر ہے۔ اسی طرح ماں باپ سے نیک سلوک۔ بیوی سے نیک سلوک۔ بچوں سے نیک سلوک۔ ہمسایوں سے نیک سلوک۔ مسافروں سے نیک سلوک۔ یہ سب ان معنوں میں صدقہ ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں محبت بڑھے اسی دنیا کا دور دورہ ہو۔ اور دنیا کا تمدن اچھا ہو۔ اور لوگ آپس میں مل کر رہیں۔ اور اسے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں۔ اس کی یہ غرض نہیں ہوتی کہ ہمارا فلاں بیمار اچھا ہو جائے۔ قرض اتر جائے مقدمہ [illegible]

اس کا ازالہ ہو جائے۔ تو صدقہ کی کئی اقسام ہیں۔ اور لوگ عام طور پر

قرآنی صدقہ کی بہت سی قسموں سے غافل

ہوتے ہیں۔ پس اس تحریک سے میرا ایک مطلب تو یہ ہے۔ کہ عربی زبان میں صدقہ کا جو مفہوم ہے۔ وہ بھی پورا کرنے کا دوستوں کو موقعہ مل جائے۔ اور یہ مفہوم نہیں کہ ردّ بلا کے لئے خرچ کیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کیا جائے۔ پس میرا ایک مطلب تو یہ ہے۔ کہ جن دوستوں کو پہلے ایسا خرچ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ انہیں اس کا موقعہ مل جائے۔ اور نیکی کا یہ خانہ خالی نہ رہے۔

دوسری غرض میری یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں یہاں بھی اور باہر بھی

بعض سادات قابل امداد

ہیں۔ اور سادات کو معروف صدقہ دینا منع ہے۔ پس اگر یہ انہی معنوں میں صدقہ کی نیت سے دیا جائے۔ جو ہمارے ملک میں اس کا مفہوم ہے۔ تو اس سے ہم سادات کی مدد نہیں کر سکتے۔ ہاں ہدیہ اور تحفہ سے ان کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔ تحفہ انسان ماں باپ بھائی بہن بیوی بچوں۔ دوستوں رشتہ داروں غرضیکہ سب کو دے سکتا ہے۔

پس میری یہ دو اغراض ہیں جن کی وجہ سے میں نے کہا ہے۔ کہ جو دوست میری اس تحریک میں حصہ لیں۔ وہ

صدقہ کی نیت نہ کریں

جس طرح کہ وہ اپنے بھائیوں۔ بہنوں۔ بیوی بچوں یا ماں باپ کو تحفہ دیتے ہیں۔ تا جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ایک طرف تو ان کی نیکی کا یہ خانہ خالی نہ رہے۔ یا جن کا پہلے ہی خالی نہیں۔ ان میں زیادتی ہو سکے اور دوسرے یہ کہ اس تحریک سے وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ جو صدقہ کی صورت میں نہیں اٹھا سکتے۔

اس سلسلہ میں دوسری بات جو میں کہنی چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ گو اس وقت تک کافی وعدے آچکے ہیں۔ باوجودیکہ اس تحریک پر ابھی تھوڑا وقت گزرا ہے۔ اور میرا خطبہ آج ہی شائع ہوا ہے۔ اس وقت تک غلہ اور نقد کے جو وعدے آئے ہیں۔ وہ غلہ کی صورت میں

سوا دو سو من

کے قریب کے ہیں۔ اور گو ابھی تک مکمل فہرست تو میرے سامنے نہیں آئی۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ ابھی قادیان کے بھی بہت سے دوست ہیں۔ جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اور باہر کی جماعتیں تو قریباً ساری ہی ایسی ہیں۔ جنہوں نے ابھی اس میں حصہ نہیں لیا۔ باہر کی جماعتوں میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لینے والی اور اول نمبر حاصل کرنے والی

لائل پور کی جماعت

ہے۔ اس جماعت نے سب سے پہلے اور فوری طور پر اور جماعتی رنگ میں اپنا وعدہ بھجوایا۔ اس کے سوا باہر کی کوئی ایسی جماعت نہیں جس نے اس وقت تک جماعتی طور پر حصہ لیا ہو۔ گو یہ جماعت چھوٹی ہے۔ اور اس لحاظ سے اس نے حصہ بھی تھوڑا ہی لیا ہے۔ مگر سب سے پہلے حصہ لیا ہے۔ اور خطبہ شائع ہونے سے بھی پہلے لیا ہے۔ اور اجتماعی رنگ میں لیا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ بیرونی جماعتوں میں سے اول نمبر لے گئی ہے۔ سوائے ان جماعتوں کے جن تک ابھی یہ اطلاع نہیں پہونچی اور نہ پہونچ سکتی تھی۔ ان میں سے بعض کو تو اب اطلاع ملی ہوگی۔ مثلاً کلکتہ بمبئی حیدر آباد و سکندر آباد وغیرہ کی جماعتیں ہیں۔ ان کو جب خبر پہونچے۔ تو اگر وہ جلدی کریں تو ممکن ہے اول نمبر میں شامل ہو جائیں پس میں پھر ایک دفعہ

بیرونی جماعتوں کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لیں اور صدقہ کی نیت نہ رکھیں۔ اور اس طرح نیکی کے اس خانہ کو پُر کریں۔ جس میں اب تک بہت کم عمل ورع ہیں۔

اس کے بعد

ایک اور بات

ہے۔ جس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں دوستوں کو ہمیشہ دعاؤں کے متعلق کہتا رہتا ہوں۔ اور خود بھی دعائیں کرتا ہوں۔ اس وقت حالات ایسے خراب ہو چکے ہیں۔ کہ ملک کے امن میں بہت خلل پڑنے کا ڈر ہے۔ ایک طرف تو بیرونی حکومتیں اور طاقتیں کوشش کر رہی ہیں۔ کہ ہندوستان پر قبضہ کر لیں اور دوسری طرف بد قسمتی سے ہندوستان کی مختلف قوموں میں اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ ہر قوم منصوبے کر رہی ہے۔ کہ موقعہ ملے۔ تو میں دوسری قوموں کے اموال اور جائیدادوں پر قبضہ کر لوں۔ اور ان کی جانوں کو ضائع کروں۔ حالانکہ یہ کتنی خراب بات ہے۔ جو صرف اخلاق کی کمی سے پیدا ہوتی ہے دوسرے ملکوں میں اگر مصیبت آئے۔ تو لوگ ایک دوسرے کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور مدد کریں گے مگر ہمارے ملک میں یہ حالت ہے۔ کہ ہر شخص اپنے گاؤں میں بیٹھا خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ موقعہ ملے۔ تو لوٹ مار کرینگے ایک طرف ہندوستان کے لئے آزادی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف

شیطان کی غلامی سے آزادی

حاصل کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ حالانکہ حقیقی آزادی وہی ہے۔ جو شیطان کی غلامی سے حاصل کی جائے۔ دنیا میں کوئی قوم حکومت نہیں کر سکتی۔ جب تک وہ ایک حد تک شیطان کی غلامی سے آزاد نہ ہو۔ بے شک غیر قومیں بھی دوسروں پر ظلم کرتی ہیں گروہ غیروں پر ظلم کرتی ہیں اپنوں پر نہیں جرمنوں نے بہت سے ملکوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بعض پر حملے کر رہے ہیں۔ مگر ان کی غرض یہ نہیں۔ کہ ہٹلر کو بہت سا مال مل جائے یا گورنگ کی جائداد میں اضافہ ہو جائے۔ وہ دوسروں کو ضرور لوٹتے ہیں۔ مگر

قوم اور ملک کے فائدہ کیلئے

لوٹتے ہیں۔ اور اس طرح اس لوٹنے میں ایک رنگ نیکی کا بھی ہے۔ روس پر جرمن حملہ کی غرض یہ نہیں۔ کہ ہٹلر کی جائداد بڑھ جائے۔ یا اگر جرمنوں نے پولینڈ کو لوٹا۔ تو کسی خاص فرد نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ اس سے ہزاروں لاکھوں جرمن پل رہے ہیں۔ وہ دوسروں پر ظلم تو کرتے ہیں۔ مگر بنی نوع انسان کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جس کی خیر خواہی کی جاتی ہے۔ مگر ہمارے ملک میں یہ حالت نہیں۔ یہاں کے

لوگوں کی ذہنیت ڈاکوؤں کی سی ہے

اور اس ذہنیت کے لوگ کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ اور ہمارے ملک کی یہی ذہنیت ہے۔ جاپان اس وقت بڑھ رہا ہے۔ مگر اس پیش قدمی سے اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو کو بہت سا مال مل جائے۔ یا اس کے بادشاہ میکاڈو کی جائداد وسیع ہو جائے۔ بلکہ یہ غرض ہے کہ بحیثیت مجموعی سب جاپانی فائدہ اٹھائیں انگریزوں کو بُرا کہا جاتا ہے۔ اور ان میں بھی نقائص ہیں۔ مگر ہندوستان پر قبضہ کر کے ان میں سے خاص اشخاص نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہر فرد نے اٹھایا ہے۔ بلکہ ان کی سیاست کے پیش نظر

یورپ کے ہر فرد نے

فائدہ اٹھایا ہے۔ فرانسیسی بھی یہاں ملازم ہیں۔ اور جرمن بھی تجارتیں کرتے رہے ہیں۔ صرف ہندوستانیوں یا ایشائیوں کے لئے دقتیں ہیں۔ یورپینوں کو نہیں۔ میں نے ملاقات کے وقت بعض انگریزوں کے سامنے یہ بات رکھی ہے۔ کہ جب کوئی ہندوستانی ان سے ملنے آئے۔ تو وہ اسے ملیں گے بھی تو اس طرح جس طرح کتے کے آگے روٹی ڈالی جاتی ہے۔ مگر جب کوئی جرمن ان کی کوٹھی پر آجائے۔ تو برادرانہ طور پر ملتے ہیں۔ اس وقت وہ انقباض جاتا رہتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا ہم جنس ملنے آیا ہے۔ ہندوستان پر

انگریزوں کا قبضہ سیاسی قبضہ

ہے ڈاکوؤں والا نہیں۔ مگر ہمارے ملک کی ذہنیت ڈاکوؤں والی ہے۔ فاتح قومیں بے شک بالواسطہ فائدہ اٹھاتی ہیں ٹیکس بڑھا دیتی ہیں تجارتوں کو نقصان پہونچاتی ہیں۔ اور اس طرح ظلم تو کرتی ہیں مگر یہ سیاسی ظلم ہیں۔ جو ایک حد تک برداشت کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح دوسری قوم کو کمزور کرنے میں سینکڑوں سال لگ جاتے ہیں۔ مگر ڈاکو اس طرح نہیں کرتے۔ وہ تو ایک ہی دن میں مال لوٹ لیتے۔ جانیں ضائع کر دیتے۔ اور گھر بار جلا دیتے ہیں لیکن جو قومیں سیاسی قبضہ کرتی ہیں۔ وہ سینکڑوں سالوں میں جا کر دوسری قوم کو کمزور کرتی ہیں۔ انگریز ہندوستان میں قریباً تین سو سال سے ہیں لیکن آج بھی یہاں لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہیں۔ اپنی زمینوں اور جائدادوں کے مالک ہیں۔

مگر ہمارے ملک کی ذہنیت ڈاکوؤں والی ہے۔ اور یہ ذہنیت نفرت کو بہت بڑھا دیتی ہے۔ ایک طرف تو انگریزوں کے خلاف جذبۂ نفرت پیدا کیا جا رہا ہے۔ پیدا ہو گیا ہے اور پیدا ہوتا جائے گا۔ حکومت کو یا تو پتہ نہیں۔ اور یا پھر وہ مصلحتاً خاموش ہے لیکن اس کے ساتھ ہی

ایک دوسری قوم کے خلاف

بھی لوگوں کو اُکسایا جا رہا ہے۔ کہیں کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سکھوں کا ملک ہے۔ کہیں کہا جاتا ہے۔ ہندوؤں کا ہے۔ چوری چوری ہتھیار جمع کئے جا رہے ہیں۔ ایمونیشن اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ تیزاب فراہم کیا جاتا ہے اور یہ ذہنیت مقامی طور پر بہت بڑی بربادی کا موجب ہو سکتی ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ایک گاندھی نہیں۔ اگر دس کروڑ گاندھی ہوں۔ بلکہ ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ بتائی جاتی ہے۔ اگر ۴۰ کروڑ ہی گاندھی بن جائیں۔ لیکن ذہنیت یہی ہو۔ جو اس وقت ہے۔ تو

چالیس کروڑ گاندھی

مل کر بھی انگریزوں کو یا کسی دوسری قوم کو ہندوستان سے نہیں نکال سکتے جس قوم کی ذہنیت غلام ہو۔ وہ کبھی آزاد نہیں ہو سکتی۔ جو قوم اندرونی نظم و نسق کو درست نہیں کر سکتی۔ وہ دوسرے کے مقابل پر کبھی کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اور بھلا کون معقول آدمی تسلیم کرے گا۔ کہ جو قومیں پیپل کی ٹہنیوں پر لڑتی ہیں۔ جو تعزیوں پر اور گائے کی قربانی کے لئے لڑتی ہیں وہ ایک دوسری سے حکومت لینے یا ملک حاصل کرنے کے لئے نہ لڑیں گی۔ یہ تو

محض بہانہ

ہے۔ کہ انگریز لڑاتے ہیں۔ اور یہ لڑائیاں اس وجہ سے ہیں۔ کہ انگریز یہاں ہیں۔ یہ عقائد انگریزوں نے تو نہیں بنائے۔ گائے کی قربانی یا حرمت کے عقائد ان کے بنائے ہوئے نہیں۔ اسلام میں سینکڑوں سالوں سے اس کی اجازت چلی آتی ہے۔ اور ہندوؤں کے اندر بھی سینکڑوں سالوں سے اس کی حرمت کا عقیدہ چلا آتا ہے۔ انگریزوں سے پہلے بھی یہاں تعزیے نکلتے تھے۔ گھوڑا نکلتا تھا۔ ہولی انگریزوں سے پہلے بھی ہوتی

تھی۔ اور ان سے پہلے بھی ایک دوسرے پر رنگ پھینکا جاتا تھا۔ یہ باتیں انگریزوں نے پیدا نہیں کیں۔ اور گو یہ باتیں نامناسب ہیں لیکن اگر ہر شخص اور ہر قوم یہ سمجھے کہ

دوسرے کے معاملات میں دخل

نہیں دینا۔ تو کوئی جھگڑا پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہندو ایک دوسرے پر رنگ پھینکنا چاہیں۔ تو کسی کا حق نہیں۔ کہ انہیں روکے۔ بلکہ اگر کوئی اپنے اوپر نیل کا مٹکا بھی گرانا چاہے۔ تو کسی کو روکنے کا حق نہیں۔ لیکن اگر کوئی مسلمان اسے ناپسند کرتا ہے۔ اور اس میں اپنی ذلت سمجھتا ہے۔ تو اس پر کیوں پھینکا جائے اب ان باتوں میں انگریزوں کا کیا دخل ہے۔ انہوں نے تو یہ تعلیم نہیں دی۔ اور نہ یہ عقائد پھیلائے ہیں۔ یا کوئی مسلمان اپنے گھر میں گائے کی قربانی کرتا ہے۔ بازاروں میں اس کا گوشت لئے نہیں پھرتا۔ اور ہندوؤں کو نہیں دھمکاتا۔ تو اس میں

ہندوؤں کا کیا نقصان

ہے۔ یا ہندو دسہرہ مناتے ہیں۔ تو اس میں مسلمانوں کا کیا نقصان ہے ہندو باجہ بجاتے ہیں۔ گو اس سے نماز کا وقت ہو۔ تو ایک حد تک نماز میں حرج ہوتا ہے لیکن اگر ہندو مسلمانوں کے کاموں میں دخل نہ دیں۔ تو باجہ پر ان کو اعتراض کی ضرورت نہیں۔ جتنا زیادہ مسلمان اس سے چڑتے ہیں۔ اتنا ہی وہ اور بجاتے ہیں یہاں بھی بعض اوقات ہندو باجہ بجاتے ہیں۔ مگر ہم نہیں روکتے۔ اور مسجد میں بھی کبھی اتنا شور ہم نے نہیں سنا۔ اگر دوسرے مسلمان بھی اس پر بُرا نہ منائیں۔ تو ہندو خود بخود چھوڑ دیں۔ وہ سمجھیں گے۔ کہ مسلمان تو اس پر چڑتے نہیں۔ یہ خواہ مخواہ اپنے ڈھول پھاڑنے والی بات ہے۔ تو اگر آپس میں

محبت اور پیار کا طریق

جاری ہو۔ تو ان چیزوں کا خود بخود علاج ہو سکتا ہے۔ یہ جھگڑے صرف اس وجہ سے ہیں۔ کہ اس بات پر اصرار کیا جاتا ہے۔ کہ دوسرے بھی وہی کرائیں۔ جو خود کرتے ہیں۔ اور

یہ باتیں انگریزوں نے پیدا نہیں کیں۔ دوسرے کے ذمہ اتنا ہی قصور لگانا چاہیئے۔ جتنا اس سے سرزد ہو۔ اور ہمیشہ سچائی کو دیکھنا چاہیئے۔ اور سچائی کے پیچھے چلنا چاہیئے۔ ان باتوں نے ملک کے امن و چین کو بگاڑ دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں

دوستوں کو دعا کی تحریک

کرتا رہتا ہوں۔ اور خود بھی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔

پرسوں کی بات ہے۔ کہ میں اسی طرح دعا کر رہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے معلوم ہو جائے تو اطمینان ہو۔ ہماری تو ۳۲۔ دانتوں میں زبان کی سی حالت ہے۔ ہم مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں۔ مگر وہ ہمارے دشمن ہیں ہم ہندوؤں کے خیرخواہ ہیں۔ مگر ہندو ہمارے دشمن ہیں۔ ہم سکھوں کے خیرخواہ ہیں۔ مگر سکھ ہمارے دشمن ہیں۔ ہم عیسائیوں کے خیرخواہ ہیں۔ مگر عیسائی ہمارے دشمن ہیں۔ ہم انگریزوں کے وفادار ہیں۔ مگر وہ بھی ہمارے دشمن ہیں۔ ان کی مشین جب چلتی ہے۔ ہمارے خلاف ہی چلتی ہے۔ گویا ہم

۳۲۔ دانتوں میں زبان

کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم ہر ایک کے خیرخواہ ہیں۔ مگر ہمارا ہر ایک دشمن ہے اس وقت لڑائی ہو رہی ہے۔ ہماری جماعت کے ہزاروں نوجوان بھرتی ہو کر جنگ میں جا رہے ہیں۔ اور ماں باپ اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر جاتے ہیں کئی ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ ہمیں نوکری کی ضرورت نہیں۔ مگر ان کے ماں باپ کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم

ہے۔ اس لئے ضرور جاؤ۔ مگر پنجاب کے انگریز افسر ہمیں باغی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ ہمارا اس سے کچھ نہیں بگڑتا۔ جتنا وہ ہم کو باغی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اتنا ہی خدا تعالےٰ کی نظر میں ہمارا درجہ زیادہ بلند ہوتا ہے مسلمان ہم کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کی سیاسی انجمنیں قانون بناتی ہیں۔ کہ ہمارے ممبروں کا پہلا فرض یہ ہوگا۔ کہ احمدیوں کو دائرہ

اسلام سے نکلوائیں۔ مگر ان پر جب بھی مصیبت آتی ہے۔ اس میں ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور مشکلات میں قربانیاں کرتے اور

اپنے مال اور اپنی جانیں

خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ہندوؤں کی بھی مدد کرتے ہیں۔ جہاں کہیں فساد ہو احمدی ان کی مدد کرتے ہیں۔ جب موپلوں کے علاقہ میں فساد ہوئے۔ تو ہائیکورٹ کے ایک جج نے یہ بیان کیا۔ کہ جب مسلمان ہندوؤں کو مار رہے تھے۔ تو احمدی اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ان کو بچاتے تھے۔ مگر ہندوؤں کا یہاں بھی یہ حال ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ سکھ گوردوں کی ہم اتنی ہی عزت کرتے ہیں۔ جتنی کی جا سکتی ہے۔ مگر سکھ ہمارے خلاف ہیں۔ اور ان کی آنکھوں سے ہمارے خلاف شعلے نکلتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو۔ ان کو ختم کر دیا جائے۔ دوسرے مسلمانوں کی ہم ہر موقعہ پر مدد کرتے ہیں۔ مگر وہ ہمیشہ ہمارے خلاف رہتے ہیں۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ یہ

اسماعیلی سلسلہ

ہے۔ اور حضرت ابراہیم کی پیشگوئی ہے۔ کہ:-

"سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہونگے۔ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کرے گا" (پیدائش باب ۱۶)

سو اگر ہمارے خلاف ہمارے بھائیوں کی تلوار اٹھی رہتی ہے۔ تو یہ ثبوت ہے ہمارے سلسلہ کے اسماعیلی سلسلہ ہونے کا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں

تمام بانیانِ مذاہب کی عزت

قائم کی۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ اے عرب کے لوگو! سن لو۔ کہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ ہندوستان میں بھی اللہ تعالےٰ کے نبی آئے ہیں۔ شام میں بھی اللہ تعالےٰ کے نبی آئے ہیں عراق میں بھی آئے ہیں۔ اور ایران میں بھی آئے ہیں۔ اور دنیا کی ہر قوم میں اللہ تعالےٰ نے ہادی بھیجے ہیں۔ مگر ہندو کوئی کتاب لکھتا ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ جھوٹا فریبی اور دغاباز لکھتا ہے۔ عیسائی کوئی کتاب لکھتا ہے تو اس میں آپ کو نعوذ باللہ من ذالک جھوٹا فریبی اور دغاباز

سکتا ہے۔ وہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے اپنے ماننے والوں کے دلوں سے دوسری قوموں کے سرداروں اور لیڈروں کی نفرت کو دور کرکے ان کی محبت کو قائم کیا۔ اسے اس کا بدلہ یوں دیا جاتا ہے۔ کہ جب بھی کسی کو موقعہ ملتا ہے۔ آپ کو جھوٹا۔ فریبی اور دغاباز کے نام سے یاد کرتا ہے۔ یہ کیوں ہے حالانکہ لوگ دنیا میں بالعموم قدر کرنے والے ہوتے ہیں۔ حسن واحسان کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ تا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشگوئی

پوری ہو۔ "سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہوں گے"۔ (پیدائش ۱۶/۱۱) اور تا وہ نشان ظاہر ہو جو خدا تعالےٰ نے اسمٰعیلی سلسلہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے زیادہ محسن اور کوئی نہیں۔ مگر آپ سے زیادہ دشمنی بھی کسی کے ساتھ نہیں کی گئی۔ اور یہی ہمارا حال ہے۔ ہم سب کی خیر خواہی کرتے ہیں مگر سب ہمیں مٹانا چاہتے ہیں۔ تو میں نے

اللہ تعالےٰ سے دعا

کی۔ کہ یہ سلسلہ سب سے زیادہ خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ یاالٰہی تو اپنا فضل کر۔ اور یہی دعا کرتا کرتا میں سو گیا۔ صبح کے قریب کا وقت تھا کہ میرے سامنے ایک کاغذ لایا گیا۔ جس پر کچھ لکھا تھا۔ میں نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ مگر کشف میں ہی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رات کا وقت ہے اور وہ ٹھیک طرح پڑھا نہیں جاتا۔ کئی بار میں نے کوشش کی۔ مگر ٹھیک طور پر پڑھا نہیں گیا۔ لیکن آخر پڑھا گیا۔ اس پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

اُکلھا دائمٌ وظلّھا

اس کے بعد یہ الفاظ میرے دل پر بھی اور زبان پر بھی نازل ہونے شروع ہوئے۔ اور بہت دیر تک۔ آدھ گھنٹہ یا معلوم نہیں کتنے عرصہ تک میری زبان پر یہ الفاظ جاری رہے۔ زبان بھی یہی الفاظ کہتی تھی۔ اور دل میں بھی بار بار دہرائے جاتے تھے۔ جب میں اٹھا تو میرے ذہن میں یہ آیت نہ تھی۔ جو میں نے شروع خطبہ میں پڑھی ہے۔ اور مجھے یہ یاد نہ تھا۔ کہ یہ قرآن کریم کے الفاظ ہیں۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ قرآن کریم میں شجرہ طیبہ کی جو مثال دی گئی ہے۔ انہی الفاظ کا ترجمہ کرکے میرے سامنے لایا گیا ہے کل مجھے خیال آیا کہ دیکھوں تو سہی یہ کس

آیت قرآنی کا ٹکڑا

تو نہیں اور میرے مدنظر توتی اُکلھا کل حین والی آیت تھی۔ اور میں نکالنے بھی وہی لگا تھا۔ کہ اُکل کے لفظ کے نیچے ہی یہ آیت مل گئی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جس جنت کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ تجری من تحتھا الانھار اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُکلھا دائمٌ اس کے پھل دائمی ہیں۔ اور کبھی ختم نہیں ہوتے وظلھا اور اس کا سایہ بھی دائمی ہے۔ وہ بھی کبھی ختم نہیں ہوتا تلک عقبی الذین اتقوا۔ گویہ انجام ان کا ہے جو

خدا تعالےٰ کے حضور

متقیوں کی زندگی بسر کرتے ہیں وعقبی الکافرین النار۔ اور جو اس سچائی کا انکار کریں۔ ان کا انجام دوزخ ہے پہلے میرا یہ خیال نہ تھا۔ کہ یہ الفاظ کسی آیت کا ٹکڑا ہیں۔ قرآن ہمیشہ پڑھا جاتا ہے مگر بعض اوقات کوئی آیت ذہن میں نہیں ہوتی۔ پہلے میں اسے آیت نہیں سمجھتا تھا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آیت ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ اُکلھا دائمٌ وظلھا۔ اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے پھلوں کو اور اس کے سایہ کو

دائمی بنانے کا فیصلہ

کر دیا ہے۔ اس لئے کوئی دشمن اسے کچل نہیں سکتا۔ اتنی تکرار کے ساتھ یہ الفاظ الہام ہوتے رہے۔ کہ شائد نصف یا پون گھنٹہ مسلسل جس طرح تار سارنگی پر پڑتی ہے۔ یہ الفاظ میرے قلب پر پڑتے رہے۔ یہاں تک کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے آنکھ کھل گئی کے الفاظ بولے ہیں۔ کیونکہ کشف یا الہام کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ وہ نرالی ہوتی ہے۔ وہ ایک غنودگی کی حالت ہوتی ہے۔ مگر انسان سمجھتا نہیں کہ غنودگی کی حالت ہے۔ وہ اپنے بستر کو بھی محسوس کرتا ہے اور گردوپیش کی دوسری چیزوں کو بھی۔ مگر پھر بھی

ایک غنودگی اور ربودگی کی حالت

ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ سے کھویا ہوا ہوتا ہے۔ اور حواس باطنی کے ماتحت دیکھتا ہے میں نے جب یہ حالت دیکھی۔ تو اس وقت میں جانتا تھا۔ کہ میری کروٹ کس طرف ہے۔ کس جگہ ہوں۔ اور حس ایسی تھی جیسے جاگتے ہوئے ہوتی ہے۔ مگر حواس ظاہری کھوئے ہوئے تھے۔ اور باطنی حواس پیدا تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں ایک طرف تو بشارت دی ہے۔ مگر دوسری طرف یہ بتایا ہے۔ کہ یہ انجام متقیوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا تلک عقبی الذین اتقوا گو یہ حصہ الہام میں شامل نہیں۔ مگر جب کسی آیت کا کوئی ٹکڑا الہام ہو۔ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ ساری آیت اس میں شامل ہے۔ اس لئے

ہماری جماعت کو چاہیئے

کہ متقی بنے۔ بعض لوگ معمولی معمولی باتوں میں جھوٹ بول دیتے ہیں۔ بعض لوگ آجکل غلہ کے معاملہ میں ہی بدعہدی کر دیتے ہیں۔ بعض ایسے لوگوں سے خریدتے ہیں۔ جن سے خریدنے کی ممانعت ہے۔ اگر تو ہماری حالت افراد کی ہوتی۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ہمارے ہزار میں سے صرف بیس ایسے ہیں۔ اور اس بات پر ہم فخر کرسکتے تھے۔ مگر ہمیں تو اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ ساری دنیا کو شامل کرو۔ اور پھر سارے نیک بنو۔ پس میں

دوستوں کو پھر یہ نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ متقی بنو سچائی کو شعار بناؤ جو کام کرو اس میں سچ بولو ڈرو نہیں۔ ڈرنے کی آخر بات ہی کیا ہے۔ انسان ڈرتا اس وجہ سے ہے۔ کہ سمجھتا ہے میرا روپیہ ضائع ہو جائے گا۔ جان چلی جائے گی۔ یا عزت پر حرف آئیگا۔ لیکن سوچنا تو یہ چاہیئے کہ وہ روپیہ آیا کہاں سے تھا۔ جان کس نے دی تھی۔ اور عزت خدا تعالےٰ کے سوا کس کے ہاتھ میں ہے۔ پس مومن کو چاہیئے کہ نڈر ہو اور سوائے خدا تعالےٰ کے کسی سے نہ ڈرے۔ جان مال اور عزت کسی چیز کے ضائع ہونے سے خوف نہ کھائے۔ کہ یہ سب عارضی چیزیں ہیں۔ حضرت مسیح ناصری کو جب دشمنوں نے صلیب پر لٹکایا تو دنیا یہ خیال کرتی تھی۔ کہ آپ کی ذلت انتہا کو پہونچ گئی۔ آپ کو جس مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ آپ کا ہمدرد تھا۔ اور اس نے کوشش کی کہ آپ اپنے دعوےٰ کو ذرا نرم کردیں مگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کفار نے یہ کہا۔ کہ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ شرک کرو یا اسلام چھوڑ دو۔ بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے دیوتاؤں اور معبودوں کو بُرا نہ کہو۔ یہ تجویز

بظاہر اتنی معقول

تھی۔ کہ ابو طالب جو آپ کے چچا تھے انہوں نے بھی ابتداءً معقول سمجھا۔ کفار نے ابو طالب کو دھمکی بھی دی۔ کہ اگر تم اتنی سی بات بھی نہ منوا سکے۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ تم بھی محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ہو۔ اور ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہو۔ ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا اے میرے بھتیجے آج تیری قوم میرے پاس آئی تھی۔ وہ لوگ بڑے دکھی ہیں۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ آخر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم میں سے ہی ہے۔ اسے ہمارے معبودوں کو بُرا کہنے میں کیا مزا آتا ہے۔ ہم اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ اس سے صلح کرلیں۔ اپنے آپ کو اس کے ماتحت کردیں۔ اور

اس کے ہاتھ میں ہاتھ

دے دیں۔ اور اس سے یہ نہیں چاہتے کہ وہ اپنا کوئی عقیدہ چھوڑ دے۔ بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے معبودوں کو بُرا نہ کہے ابو طالب نے آپ سے یہ بھی کہا۔ کہ میرے بھتیجے میں نے کس طرح ہر مصیبت کے وقت تیری مدد کی ہے۔ مگر قوم آخر قوم ہی ہے۔ آج تو وہ مجھے بھی نوٹس دے گئے ہیں۔ کہ اگر تم اپنے بھتیجے سے اتنی سی بات بھی نہ منوا سکو۔ تو اسکے معنی یہ ہونگے۔ کہ تم بھی اسکے ساتھ ہو۔ اور ہم تم سے بھی قطع تعلق کرلیں گے۔ چونکہ ابو طالب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھے۔ اور وہ ہمیشہ آپکا ساتھ دیتے آئے تھے۔ اس لئے اس بات کا خیال کرکے کہ ابو طالب کو اپنی قوم کے چھوٹ جانے کا ڈر ہے۔ آپ نے فرمایا چچا آپکے مجھ پر بڑے احسان ہیں۔ آپکے میں کچھ نہیں کہتا۔ آپ بے شک اپنی قوم سے صلح کرلیں۔ اور لوگوں کو خوش کرلیں۔

اور بے شک میرا ساتھ چھوڑ دیں لیکن اگر وہ دائیں طرف سورج اور بائیں طرف چاند لاکر کھڑا کردیں۔ تو بھی

خدا تعالےٰ کی توحید میں کسی قسم کی کمی

کرنے کو میں تیار نہ ہوں گا۔ ابوطالب مسلمان نہ تھے۔ مگر صداقت بہرحال دل پہ اثر کرتی ہے۔ یہ بات سن کر آپ نے کہا کہ میرے بھتیجے جا۔ جس چیز کو تو سچائی سمجھتا ہے۔ اسے بے شک پھیلا۔ میں تیرے ساتھ ہوں تو سچائی کے لئے انسان اگر ایک رنگ میں ذلت بھی اٹھائے۔ تو خدا تعالےٰ اسے دوبارہ قائم کردیتا ہے۔ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ذلیل کرنے کی کتنی کوششیں کیں۔ مگر کیا وہ کامیاب ہوئے پھر وہ تو پرانی باتیں ہیں

احرار کے فتنہ

کو تو تم لوگوں نے خود دیکھا ہے۔ سنہ ۱۹۳۴ء سے شروع کرکے دو تین سال پیچھے تک انہوں نے کتنا زور لگایا۔ وہ کس جوش سے آتے تھے۔ اور دھڑلے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ گندے اعتراضات کرتے۔ اور گندے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ اور کس دعوے سے کہتے تھے۔ کہ ہم مرزائیت کا جنازہ نکال دیں گے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا نام انہوں نے مرزائیت رکھا ہوا ہے) مگر جنازہ کبھی جب نکلتا ہے۔ تو لوگوں کو نظر آتا ہے۔ لیکن ان

احرار کا تو اب جنازہ بھی کہیں نظر نہیں آتا

تم میں سے کتنے تھے۔ جو اس شورش سے ڈرا کرتے تھے کئی گھبرا گھبرا کر مجھے رقعے لکھتے تھے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ کئی تھے جن کو گورنمنٹ پہ غصہ آتا تھا۔ کہ وہ کیوں کچھ کرتی نہیں۔ مگر میرا دل یقین سے پر تھا۔ اور میں یقین رکھتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی بات کو کوئی انسان رد نہیں کرسکتا۔ پس میں نہ احرار کی شرارتوں سے خائف تھا۔ نہ ان رقعوں سے گھبراتا تھا۔ اور نہ منافقین کی کمزوری سے۔ اور جانتا تھا۔ کہ یہ سب باتیں ہوا کے جھونکوں سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ جو آتا ہے۔ اور اُڑ جاتا ہے۔ اور اس کا کوئی نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اتنے بڑے نشان دیکھ کر بھی تم لوگ کیوں

اپنے عقائد اور اعمال میں مضبوط

نہیں ہوتے۔ کسی چیز سے نہ ڈرو۔ خوب یاد رکھو۔ کہ کسی انسان کا رزق اور عزت کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ عزت اور ذلت بھی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور آخری فیصلہ اسی نے کرنا ہے۔ چھوٹی عدالتوں کے فیصلے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ اور اصل فیصلہ ہائی کورٹ کا ہوتا ہے۔ اور

ہمارا ہائی کورٹ خدا تعالےٰ

ہے۔ اگر تم سچائی پر قائم رہو۔ متقی بن جاؤ۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اُکُلُهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا۔ کہ اس کے پھل بھی دائمی ہوں گے اور سایہ رحمت بھی دائمی ہوگا۔ پس تم متقی بن جاؤ۔ اپنے اپنی اولاد کے۔ اور اپنے ہمسایوں کے اخلاق درست کرو۔ ان کو سچائی پر قائم کرو۔ اور غیر اللہ کا ڈر دلوں سے نکال دو۔ تا تمہارے پھل اور تمہارے اچھے کاموں کے نتائج اچھی صورت میں ہمیشہ کے لئے جاری رہیں۔ اور تمہاری نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے جاری رہیں۔ ظل کا لفظ اگر انسان کے لئے بولا جائے تو اس کے معنے اولاد کے بھی ہوسکتے ہیں۔ پس

خدا تعالےٰ کے سوا

کسی سے نہ ڈرو۔ اور عارضی تکالیف کے خیال سے سچائی کو کبھی نہ چھوڑو۔ کسی سے دھوکہ نہ کرو۔ کسی سے جھوٹ نہ بولو۔ اور متقی بن جاؤ۔ اور پھر یاد رکھو۔ کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ نہ صرف تم نقصان سے بچائے جاؤ گے۔ بلکہ تمہاری اولادیں بھی بچائی جائیں گی ؎

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے پورا کرنے والوں کی فہرست

اس ہی تک سال ہشتم کے وعدے پورا کرنے والے مجاہدین کی فہرست اگلے ہفتہ شائع کی جائیگی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ زمیندار جماعتوں کو خصوصیت سے ۳۰ رجون تک اپنے وعدے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اس لئے کہ اُن کی فصل جون میں نکل آتی ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۲۷ راپریل ۱۹۴۲ء مسجد احمدیہ لدھیانہ میں جناب مولوی برکت علی صاحب لائق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لدھیانہ نے سید عبد القادر صاحب و سید عبد الواجد صاحب پسران سید عبد القیوم شاہ صاحب دہلی کا نکاح بی بی امۃ السلام صاحبہ و بی بی نصرت جہاں صاحبہ دختران سید محبوب علی شاہ صاحب لدھیانہ کے ساتھ بعوض مبلغ سات سات سو روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔

خاکسار محمد صادق احمدی دہلی

۲۔ قریشی عبد الوحید صاحب ولد قریشی سلطان احمد صاحب مرحوم قصور کا نکاح ہمراہ سماۃ امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں اعلان نکاح فرما کر مجمع سمیت دعا فرمائی۔

اللہ تعالےٰ مبارک کرے

مرزا محمد صدیق سیکرٹری انسپکٹر قصور

احباب سے نہایت ضروری درخواست

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم جون کو وی۔ پی ارسال کردیئے ہیں اب وی۔ پی روکنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہوسکیگی۔ احباب سے گذارش ہے کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں جن اصحاب نے وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے وہ براہ کرم بہت جلد رقم ارسال فرمادیں۔ احباب کو معلوم ہے کہ کاغذ وغیرہ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ فرمائیں گے۔ نیز اس دفعہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا جو وی۔ پی واپس کر کے دفتر کے نقصان کا موجب ہو۔

خاکسار منیجر

وی۔ پی کا نوٹس وصول ہوتے ہی وی۔ پی چھڑا لیجئے۔ تا بعد میں کسی غفلت کے باعث واپس نہ آجائے

"میں نے ۲۰۰۰۰ روپیہ گنوا دیا
کیونکہ میں نے افواہوں پر یقین کیا تھا"
میں نے دو آدمیوں کو باتیں کرتے سنا کہ .....
..... اور اس کو پورا یقین ہے کہ جاپانیوں نے دوسرے ہفتہ چاندنی رات میں ہمارے شہر کے کارخانوں پر بم پھینکنے کا فیصلہ کیا ہے۔"
!!
میں بھاگا اور اپنے دلال کو فوراً ٹیلیفون کیا
"میرا سارا مال بہت جلد اونے پونے فروخت کر ڈالو۔ خواہ کچھ ہی قیمت ملے"
چاندنی رات آئی اور گذر بھی گئی مگر کوئی بم نہیں گرا وہ محض ایک افواہ تھی
"اس نے ایک ہی دن میں بیس ہزار روپے گنوا دیئے
جب اس نے مال فروخت کیا تو میں نے بھی خرید لیا
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
افواہوں پر کان مت دھرو
جھوٹی خبروں اور گمراہ کرنے والی افواہوں سے ہوشیار رہیئے۔ وہ تمہارے دشمن کے الفاظ ہیں جن کا مقصد صرف تمہیں دھوکا دینا ہے۔
جاپانی اپنے الفاظ سے جتنا تمہیں مرعوب اور خوف زدہ کر سکیں گے اُتنا ہی اُن کو تم پر تمہاری جائداد اور مال و متاع پر قبضہ کرنے میں آسانی ہوگی
افواہوں پر کان مت دھرو
جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذ جنگ قائم کرو
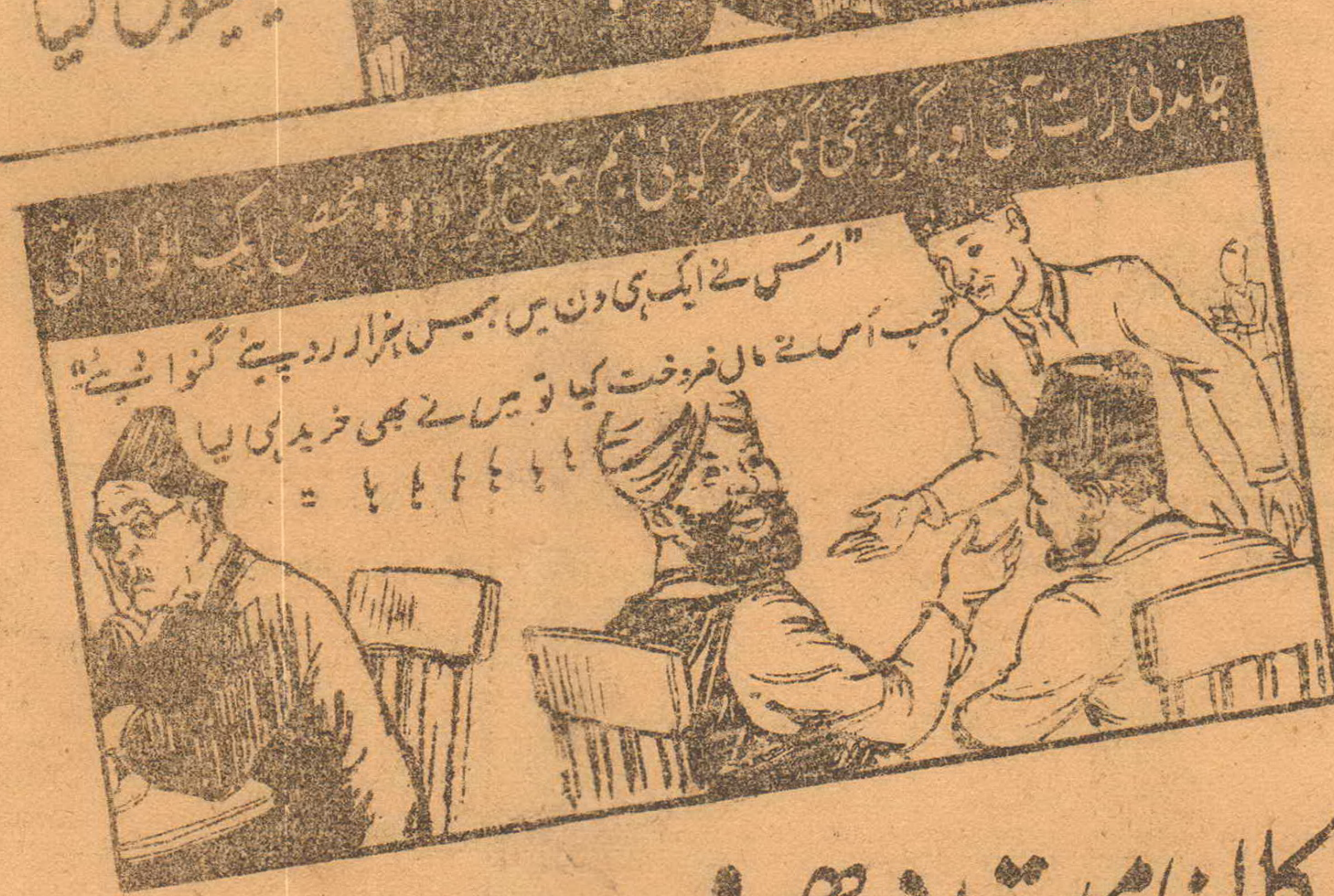
ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ جون - جرمنی کے صنعتی شہروں پر انگریزی برطانی طیاروں کے حملہ کے ۴۸ گھنٹہ بعد پھر ایک ہزار چھتیس ہوائی جہاز دوبارہ جا پہنچے اور ایسن کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ جہاں نازیوں کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ اسکے علاوہ فرانس، ہالینڈ اور بلجیم وغیرہ میں جرمن اڈوں پر بھی زبردست حملے کئے گئے۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بمباری کی وجہ سے ایسن میں جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ ہمارے ۳۵ طیارے کام آئے۔ نیز کہا کہ اب ہم ہمیشہ اسی تعداد میں ہوائی جہاز بھیجا کرینگے۔ اور جرمن شہروں پر بے مثال حملے ہونگے۔ امریکن ہوائی جہاز بھی ان حملوں میں حصہ لینے والے ہیں۔ اور اسوقت ان کی شدت اور بھی بڑھ جائیگی۔ مارشل گورنگ نے ان حملوں کے پیش نظر حکم دیا ہے کہ ہر جرمن شہری اے۔ آر۔ پی کی ٹریننگ حاصل کرے۔ نیز دیہات میں آگ بجھانے کی سروسیں وسیع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ جون - اتحادی جہازوں کا ایک بحری قافلہ روس کے دفاع کیلئے بے حد ضروری اور کارآمد سامان لیکر بحفاظت ایک روسی بندرگاہ میں پہنچ گیا ہے۔ جرمن طیاروں اور یو بوٹوں نے پانچ روز مسلسل اس پر حملے کئے۔ اور دعوٰی کیا ہے۔ کہ اس کے اٹھارہ جہاز ڈبو دئے گئے۔ مگر برطانی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس دعوٰی میں ۷۵ فیصدی مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ جون - لیبیا کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے دارالعوام میں کہا۔ کہ دشمن کے کم سے کم ۲۶۰ ٹینک چند روز کی لڑائی میں برباد کر دئے گئے ہیں دشمن کے حملہ کا ارادہ بھانپ کر برطانی فوج پوری طرح کیل کانٹے سے لیس ہو چکی تھی۔ دشمن کی سکیم ناکام کر دی گئی ہے اور اس کے منصوبے خاک میں ملا دیئے گئے ہیں۔ تاہم ابھی اس لڑائی کا دو ٹوک فیصلہ نہیں ہوا۔ اور دشمن سے مزید لڑائیاں ہونے کی توقع ہے لیبیا میں دشمن کے تازہ اقدام کو جس سرعت سے ناکام کیا گیا ہے۔ اس کی پہلے کوئی مثال نہیں۔

لنڈن ۲ جون - نائب وزیر اعظم برطانیہ نے آج دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے چین کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کا عزم کر رکھا ہے اور اسے نہ صرف طیارے بلکہ ہر قسم کا سامان بہم پہنچایا جائے گا۔

چنگنگ ۲ جون - جاپانیوں نے لونگ لنگ اور ٹینگ چونگ میں اپنی محصور فوجوں کو جو کمک ارسال کی تھی۔ اسے چینیوں نے رستہ میں ہی منتشر کر دیا۔ دریائے ینگسی کے دو مقامات پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی فوجوں نے دشمن سے دو شہر پھر چھین لئے ہیں۔

نیویارک ۲ جون - نیویارک ٹائمز کو اطلاع ملی ہے کہ ایک ہزار برطانی طیاروں نے جرمنی میں کولون وغیرہ شہروں پر جو حملہ کیا۔ جرمن افسروں کے اندازہ کے مطابق اس سے کولون اور اس کے نواح میں بیس ہزار اشخاص ہلاک اور ۵۴ ہزار مجروح ہوئے۔ عام آبادی کو وہاں سے نکالا جا رہا ہے۔

انقرہ ۲ جون - ایک سرکاری اعلان میں اس خبر کی تصدیق کی گئی ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے ترکی کو دس کروڑ مارک قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ حکومت ترکی اس رقم سے جرمنی میں سامان جنگ خرید کریگی۔ ترکی سے ایک ٹیکنیکل مشن برلن بھیجا گیا ہے۔ جو اس سامان کی خرید کا انتظام کریگا۔ یہ قرضہ ۳۹ء کے معاہدہ کے مطابق دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ جون - برطانی گورنمنٹ نے ترکی کی حکومت کو چھ تباہ کن۔ دو سرنگ شکن جہاز اور چار آبدوزیں مہیا کی ہیں۔ ان کے لئے ۳۹ء میں آرڈر دیا گیا تھا۔

لنڈن ۲ جون - دو جرمن سپاہیوں پر حملہ کر کے مجروح کرنیکے الزام میں ۲۷ چیکوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔ ان میں چار عورتیں اور ایک ۷۳ سال کا بوڑھا بھی ہے۔

رایو ڈی جینیرو ۲ جون - پولیس نے بہت جاپانیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہوں نے برازیل کے ذرائع کو جاپان کے لئے استعمال کرنے کی سازش کر رکھی تھی۔ اور اتحادیوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔

واشنگٹن ۲ جون - مسٹر روز ویلٹ نے کانگرس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے کہ بلغاریہ۔ رومانیہ اور ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے۔ یہ تینوں امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر چکے ہیں۔

لکھنؤ ۲ جون - یو۔ پی گورنمنٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کے اخبار نیشنل ہیرلڈ کی چھ ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اور مزید بارہ ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ پنڈت جی نے بارہ ہزار روپیہ کے لئے اپیل کی ہے۔

پورٹ لوئیس (ماریشس) ۲ جون - ایک ہندوستانی فوجی دستہ نے ماریشس کے ایک شہر ایی دوراٹو پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر ڈیگو سوریز سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔

چنگنگ ۲ جون - کینٹن کے شمال میں جاپانیوں نے ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے اور جاپانی فوجیں سینگ چین سنیٹنگ کانگ اور سیناؤ سے بڑھ رہی ہیں سنگو کے محاذ پر جاپانیوں نے جو بڑا حملہ کیا تھا۔ اسے روک دیا گیا ہے۔

دہلی ۲ جون - ایک تجارتی فیرم پر چھاپہ مار کر پولیس نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک درجن اشخاص کو گندم کا سٹہ کرنیکے الزام میں گرفتار کر لیا۔

لنڈن ۲ جون - خارکوف کے محاذ پر روسی مورچوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس محاذ میں جرمنوں نے نو روز تک سخت جوابی حملے کئے۔ مگر ان کے باوجود جنرل ٹموشنکو نے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ کرچ اور خارکوف کے جنوب میں روسی فوج کو معمولی نقصان پہنچا ہے۔ مگر جرمن ہائی کمانڈ اسے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے۔

چنگنگ ۳ جون - چین کے سرکاری ترجمان نے ایک بیان میں کہا۔ کہ چکیانگ کی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جاپانی سپاہی عام لباس میں کرتن دانگ لنگ تک جا پہنچے ہیں۔ اور چکیانگ کے صدر مقام کنہوا سے ایک سو کلومیٹر آگے نکل گئے ہیں۔ ہانچو میں مزید جاپانی فوجیں آ رہی ہیں۔ اور لوشان پر نیا حملہ کرنے کے لئے نئی کمک کے انتظار میں ہیں۔

لنڈن ۳ جون - پراگ ریڈیو نے جو نازی کنٹرول میں ہے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ ہیڈرک پر حملہ کا انتقام لینے کیلئے نازی حکام نے ۲۱ اور اشخاص کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان میں سے چودہ کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے اس حملہ کی تعریف کی تھی۔ اسوقت تک اس حملہ کے انتقام کے طور پر ۱۳۰ انسانوں کا خون بہایا جا چکا ہے۔ ہیڈرک کی حالت خطرناک ہے مگر برلین میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اسکی عام صحت اچھی ہے۔ اسلئے شاید وہ جانبر ہو جائیگا۔

لنڈن ۳ جون - مسٹر ایڈن نے آج دارالعوام میں اعلان کیا۔ کہ مقبوضہ ممالک میں نازی بے گناہوں کا جو خون بہاتے ہیں۔ اتحادی ممالک انکا باقاعدہ ریکارڈ رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

دہلی ۳ جون - برما میں اتحادی طیاروں نے دشمن کے اڈوں پر کامیاب حملے کئے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ اکیاب کی بندرگاہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ ہمارے سب جہاز واپس آ گئے۔

قاہرہ ۳ جون - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ سوموار کو ہماری فوجوں نے دشمن کی ایک مضبوط چوکی پر قبضہ کر لیا۔ ہمارے بڑے مورچوں کے مشرق میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ نائٹس برج کے مغرب میں بھی لڑائی کا بہت زور ہے۔ اس علاقہ میں دشمن نے جو دو رستے بنائے تھے۔ ان پر قبضہ قائم کرنے میں وہ کامیاب ہو گیا ہے۔ کل وہ دن بھر بیئر الحکیم پر حملے کرتا رہا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اب تک دشمن کی ایک ہزار گاڑیاں تباہ کی جا چکی ہیں۔

ماسکو ۳ جون - سوویٹ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روس میں لڑائی کا پہلا سا زور نہیں رہا۔ کالینن کے محاذ پر ہماری کمزور چوکیوں کا پتہ لگانے کے لئے دشمن نے نئے حملے کئے۔ مگر اسے پسپا کر دیا گیا۔

لنڈن ۳ جون - جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے ٹیمور و نیو برٹن کے جزائر میں دشمن کے اہم اڈوں پر حملے کئے۔

لنڈن ۳ جون - مسٹر چرچل اور مسٹر روز ویلٹ نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ پر میکسیکو کے صدر کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

کراچی ۲ جون - حروں کی طرف سے ڈاکہ کی وارداتیں ابھی ہو رہی ہیں۔ اور حکومت بھی اس خطرہ کے مکمل انسداد کیلئے ثابت قدمی سے کام لے رہی ہے۔ ان کے ایک داروغہ اور ایک سرکردہ خان بہادر کو اس سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شخصیتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ ایک چھاپہ میں پولیس نے چار حر گرفتار کئے اور نو سو کارتوس

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی